آخر میں پچاس صفحات اشاریہ کے لیے وقف ہیں۔ شروع میں فہرست مضامین ہے لیکن تعجب ہے فہرستِ ماخذ کہیں نظر نہیں آئی۔ حالانکہ تحقیقی مقالہ اس فہرست کے بغیر بے وقعت ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید محمود :- ازجناب سید صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب۔ ایم۔ اے تقطیع متوسط، ضخامت ۱۲۸ صفحات۔ کتابت وطباعت بہتر۔ قیمت درج نہیں ہے
پتہ :- دارالمصنفین اعظم گڈھ۔

جیسا کہ لائق مرتب نے دیباچہ میں خود کہا ہے۔ یہ درحقیقت کوئی کتاب نہیں بلکہ ان ذاتی تاثرات کا مجموعہ ہے جو انہوں نے ڈاکٹر صاحب مرحوم کی وفات پر معارف کی دو قسطوں میں ظاہر کیے تھے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے۔ وہ مسلمانوں کی اس پرانی نسل کے ایک گلِ سرسبد تھے جن کو قدرت نے انگریزی کی اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اسلامی اخلاق و فضائل، دینی جذبہ و کردار اور ملی و قومی دردمندی سے بھی حصۂ وافر عطا فرمایا تھا اور اس بنا پر انھوں نے اپنی زندگی ملت اسلامیہ اور ملک و قوم کی خدمت کے لیے وقف کر دی تھی۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو دارالمصنفین سے بڑا تعلقِ خاطر تھا۔ وہاں جاتے تو کئی کئی دن قیام کر کے اپنی زندگی کے تجربات بیان کرتے اور چونکہ لائق مرتب بھی۔ مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سب سے زیادہ ڈاکٹر صاحب سے ہی مانوس اور متاثر تھے اور اس لیے اکثر ان کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔ اس بنا پر انہوں نے جو کچھ محسوس کیا اور خود ڈاکٹر صاحب سے جو کچھ سنا وہ سب دلچسپ انداز اور مؤثر زبان میں ان اوراق میں قلم بند کر دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب تحریک خلافت سے لے کر کانگریس کی تحریکِ آزادی تک اور اس کے بعد بھی مختلف جماعتوں میں صفِ اول کے رہنماؤں میں رہے ہیں اس بنا پر اس داستان میں ڈاکٹر صاحب کی